

اپنے اعزاءہیں دیئے گئے مشنری استقبال۔ میں صدر جم۔ وری۔ رام ناتھ کووند کی تقریر

Posted On: 28 NOV 2017 8:19PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 28 نومبر 2017 ، آپ کے اس پرتپاک استقبال کا شکریہ، یہ صحیح معنوں میں شہر کولکاتا کا پرجوش استقبال ہے۔ بحیثیت صدر جمہوریہ ہند یہ ہمارا بنگال کا پہلا دورہ ہے۔ مجھے یہاں آکر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ اس شاندار ریاست اور اس پیارے شہر یعنی دل والوں کے شہر میں آکر بے حد خوشی ہو رہی ہے۔

میں بنگال کے لئے اجنبی نہیں ہوں۔ میں دہائیوں سے اس ریاست میں اور کولکتہ آتا رہا ہوں۔ میں یہ کہوں گا کہ میں بنگال کا اس کی تہذیب و ثقافت اور اس کی تاریخ کا دلدادہ رہا ہوں۔ درحقیقت ہمارے ملک میں کہیں بھی چند ہی لوگ ہوں گے جو بنگال سے متاثر نہیں ہوں گے یا چند لوگ ایسے بھی ہوں گے جن کی شناخت بنگال سے ہی ہے۔ پھر بھی کسی نہ کسی حالت میں اس ریاست میں ہر ایک ہندوستانی کو متاثر کیا اور ہر ایک ہندوستانی کی زندگی کو مالا مال کیا ہے۔ ہر ایک ہندوستانی بچہ بنگال کے بارے میں کہانیاں یا بنگال میں تحریر کی گئی کہانیاں سن سن کر بڑا ہوا ہے۔

بنگال ہماری قومی شناخت کے مرکز میں رہا ہے۔ ہمارا قومی ترانہ ”جن گن من“ نوبل انعام یافتہ گرو دیو رابندر ناتھ ٹیگور کے ذریعہ بنگال کی سرزمین پر تحریر کیا گیا۔ ”گرو دیو کو پرونام کورتے جابو“ کل صبح میں انہیں دلی خراج عقیدت پیش کرنے کی غرض سے گرو دیو کے آبائی گھر جورا سنکو جانے کا منصوبہ بنارہا ہوں۔

ہمارا قومی نغمہ ”وندے ماترم“ جو ہمارے مجاہدین آزادی میں جو ولولہ پیدا کرنے والا نغمہ ہے 19 ویں صدی کے اوائل میں مہارشی بنکم چندر چٹرجی کے ذریعہ تحریر کیا گیا تھا اور ہمارا پہلا نغمہ ”جے ہند“ بنگال کے عظیم سپوت اور رہنما نیتا جی شبہاش چندر بوس کے ذریعہ دیا گیا تھا اور آج ان کی کمی ہمارے ملک کے ہر حصے میں محسوس کی جا رہی ہے۔

چند دن قبل ہمیں منی پور کے مورنگ میں انڈین نیشنل آرمی میموریل کا دورہ کرنے کا اعزاز حاصل ہوا تھا۔ یہ وہ مقام ہے جہاں نیتا جی سے ترغیب پاکر آئی این اے کے مجاہدین آزادی نے پہلی بار ہندوستان کی سرزمین پر قومی پرچم بلند کیا تھا یہ ہمارے لئے نہایت اہم لمحہ تھا۔

یہ تین رہنما --- گرو دیو رابندر ناتھ ٹیگور، مہارشی بنکم چندر چٹرجی اور نیتا جی شبہاش چندر بوس - ہماری قومیت کے اظہار کے محرک تھے۔ ہمیں ان کی وجہ سے تیزی سے آزادی ملی تھی کیونکہ ان رہنماؤں نے ہمارے عوام میں نئی توانائی بھر دی تھی۔ میں بنگال کے دو عظیم سپوتوں، جنہوں نے ہماری قومی زندگی میں بہت کچھ تعاون کیا ہے --- رام کرشن پرم ہنس اور ان کے عزیز ترین شاگرد سوامی وویکا نند کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بیلور بھی جانے والا ہوں۔ انہوں نے اپنے طور پر ہمارے لئے ہی نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے لئے یہاں کی قدیم قدروں کا احیا کیا۔ سوامی جی ہمارے اولین جدید تہذیبی سفرا میں سے ایک تھے۔ رام کرشن مشن میں ان کے ذریعہ کئے گئے کام زندہ ہیں۔ یہ ادارہ ہماری قومی ترقی کے عمل میں اہم ترین رہا ہے۔

دوستو! ہماری قومی تعمیر، بنگال اور اس سرزمین کے عوام کی قربانیوں اور حصولیابیوں کی مرہون منت ہے۔ بنگال کے انقلابیوں کی کہکشاں نے ہمیں آزادی حاصل کرنے میں مدد کی ہے۔ ان میں سے ہر ایک نے کسی بھی قسم کے انعام کے بغیر اپنے عمل سے ایک دیا روشن کیا تھا۔ جواں سال خوشی رام بوس، مسکراتا ہوں اور اپنی آنکھوں میں آزاد ہندوستان کا خواب لے کر قربان ہو گیا۔ سامراجی پولیس نے معمر لیکن اپنے عزم کی پکی متنگی ہزہ کو گولی مار دی تھی، کووند ماترم کا نعرہ لگاتے ہوئے اور اپنے دل میں مادر وطن کی امیدیں لئے قربان ہو گئی تھیں۔

1940 کا بنگال قحط، شیطانی سامراجی حکومت کے ذریعہ بے گناہ عوام پر انسانوں کے ذریعہ مسلط کی گئی تباہ کاری تھی۔ یہ انسانی تاریخ کا عظیم ترین سانحہ تھا۔ بنگال نے پورے استقلال کے ساتھ اس سانحہ کا مقابلہ کیا۔ ہر ایک ہندوستانی نے بنگال کے دکھ کے محسوس کیا تھا۔

چوتھائی صدی بعد بنگال نے اس وقت کے مشرقی پاکستان میں بے رحمانہ فوجی کارروائی سے جان بچا کر یہاں آنے والے مہاجروں کو گلے لگایا تھا ہم اس واقعے کو قطعی فراموش نہیں کرسکتے۔ دنیا بھی اس کو فراموش نہیں کرسکتی میں کلکتہ دل والوں کا شہر کہتا ہوں اور بنگالی عوام دل والے ہوتے ہیں۔

آخرمیں میں آپ کا اس پرتپاک استقبال کے لئے آپ کا ایک پھر شکریہ ادا کروں گا جس نے میرے دل کو چھو لیا ہے۔ ”خوب بھالو لگو“ - میں وزیراعلیٰ اور حکومت بنگال کا شکریہ ادا کروں گا اور سب سے زیادہ اس استقبالیہ کے لئے بنگال کے عوام کا شکریہ ادا کروں گا - میں اس پیار کو ہمیشہ یاد رکھوں گا - یہاں موجود بچوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں - یہ بنگال اور ہندستان کا مستقبل ہیں۔

شکریہ - جے ہند

م ن- ش س - ج-
U-

(Release ID: 1511165) Visitor Counter : 3

